بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انجمن احباب اہل سنّت

کے سلسلۂ تبلیغ

سبیل ہدایت

کی پانچویں پیشکش

بدعت حسنہ کا بیان

بیرونی حضرات تیس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

پتہ برائے رابطہ

ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری ناظم انجمن احباب اہل سنّت

سہنسہ آزاد کشمیر

ہدیہ۔ دعائے خیر بحق ممبران انجمن ہذا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ - اَمَّا بَعْد -

وہابیہ، دیوبندیہ ہر نئے کام کو بدعت کہتے ہیں - اور ان کے نزدیک ہر بدعت گمراہی اور دوزخ میں پہنچانے والی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ بہت سے سنی معمولات پر بدعت کا فتویٰ جڑتے ہیں اور اُن معمولاتِ متبرکہ کی وجہ سے وہ اہل سنت وجماعت (بریلوی مسلک والوں) کو بدعتی کہہ کر پکارتے ہیں - وہ اپنے اس قول پر حدیث کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَّکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّار - سے استدلال کرتے ہیں - چنانچہ

دیوبندیوں کی معتبر مشہور کتاب فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۱۲۸ پر ہے "ہر چیزے کہ از عبادات باشد و ثبوتش من خیر القرون نباشد بلا ریب بدعت ست و تجاوز از حدود شرعیہ ست کما قال اللہ تعالیٰ ولا تعتدوا الآیۃ اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۹ پر ہے - "یہ سب امور خیر القرون میں نہیں تھے تو ان کا عدم خیر القرون میں واسطے ممانعت کے کافی ہے - مجوّز کو چاہیے کہ کوئی حدیث یا آیت دلیل جواز کی پیش کرے - عدم قدیم واسطے دلیل کافی ہے"

الغرض دیوبندیوں کے نزدیک جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد بابرکات میں نہ کیا گیا ہو وہ ممنوع و ناجائز ہے - اگرچہ فی

نفسہ وہ کتنا ہی اچھا اور فائدہ مند کیوں نہ ہو۔ حالانکہ اگر خود دیوبندیوں کے گھر کی تلاشی لی جائے تو اُن کے ہاں سینکڑوں ایسے کام ہوتے ملیں گے۔ جن کا وجود خیر القرون میں تو کجا قرونِ ثلاثہ تک میں کہیں پایا نہیں جاتا۔ فالی اللہ المشتکی واللہ لا یہدی القوم الظالمین۔

وہابیوں دیوبندیوں کے اس عقیدۂ باطلہ کے بالکل برعکس ہمارے اکابرین اہلِ سنت اعلیحضرت بریلوی اور اُن کے پیشواؤں کا عقیدہ یہ ہے کہ نیا کام دو قسم کا ہے۔ اچھا اور بُرا۔ اچھے نئے کام کو وہ بدعت حسنہ اور بُرے نئے کام کو بدعت سیئہ سے تعبیر فرماتے ہیں۔ ہمارے بزرگانِ دین کے اس عقیدۂ صادقہ راسخہ پر قرآن وسنت اور اقوالِ فقہا و علماء و مشائخ پوری پوری دلالت کرتے ہیں ہم یہاں چند نصوص تبرکاً ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ اِس مسئلہ کی پوری وضاحت ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

وَرَهْبَانِيَّةَنِ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ج

اور تارک الدنیا بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی۔ ہم نے اُن پر فرض نہ کی تھی۔ ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اُسے نہ نبھایا جیسا کہ اُس کے نبھانے کا حق تھا تو ہم نے اُن کے ایمان والوں کو اُن کا ثواب عطا کیا۔ (الحدید)

تفسیر "اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین میں اچھے طریقے ایجاد کرنا جسے بدعت حسنہ کہتے ہیں۔ بہت باعث ثواب بات ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کے تیس پارے اور رکوع بنانا۔ اعراب لگانا۔ علم حدیث وفقہ مرتب کرنا۔ محفل میلاد منعقد کرنا اور فاتحہ بزرگان دین دلانا وغیرہا۔ ہاں بدعت حسنہ ایجاد کرنے کے بعد اُسے نہ نبھانا بڑا ہے۔ اِس پر عتاب فرمایا گیا۔"

(نور العرفان علیٰ کنز الایمان)

اور سیّد صدر الافاضل مراد آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ "اس آیت سے یہ معلوم ہُوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اُس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے۔ اِس پر ثواب ملتا ہے۔ اور اُس کو جاری رکھنا چاہیئے۔ ایسی بدعت کو بدعت حسنہ کہتے ہیں۔ البتہ دین میں بُری بات نکالنا بدعت سیئہ کہلاتا ہے۔ اور وہ ممنوع اور ناجائز ہے۔ بدعتِ سیئہ حدیث میں بتلائی گئی ہے جو خلاف سنت ہو اور اُس کے نکالنے سے کوئی سنت اُٹھ جائے۔ اِس سے ہزارہا مسائل مثلاً۔ گیارہویں۔ میلاد شریف۔

عرس اور تیجہ وغیرہا کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ جن میں آج کل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امور خیر کو بدعت سیئہ بتا کر منع کرتے ہیں۔ جن سے دین کی تقویت وتائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور اُن طاعات و عبادات میں ذوق وشوق کے ساتھ مشغول ہیں۔ ایسے امور کو

بدعت بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے"
(خزائن العرفان)

اب ہم تبرکاً چند احادیث مبارکہ پیش کرتے ہیں۔ وبا اللہ التوفیق

پہلی حدیث حضور پُرنور شفیع یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْئٌ رواہ مسلم ۔ جو شخص اسلام میں کوئی اچھی رسم جاری کرے اُس کے لئے اُس کا ثواب ہے ۔ اور جو لوگ اُس کے بعد اُس پر عمل کریں گے اُن کے ثواب جتنا ثواب بھی اُس کے لئے ہے ۔ بغیر اس کے کہ اُن کے ثواب سے کچھ کمی کی جائے ۔ اور جو شخص اسلام میں بُری رسم جاری کرے اُس کے لئے اُس کا گناہ ہے اور جو لوگ اُس کے بعد اُس پر عمل کریں گے ۔ اُن کے گناہ جتنا گناہ بھی اُس کے لئے ہے بغیر اس کے کہ اُن کے گناہ میں کچھ کمی کی جائے (مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۱)

امام نووی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں فیہ الحث علی الابتداء بالخیرات وسن السنن الحسنات ۔ اس حدیث شریف میں نیک کاموں کی ابتداء کرنے اور اچھی رسمیں ایجاد کرنے کی ترغیب دی گئی ہے (شرح مسلم شریف)

(فوائد) اِس حدیث شریف سے چند فوائد حاصل ہوئے وَهِیَ هٰذِهٖ

(۱) بدعت دو قسم کی ہے۔ اچھی بدعت اور بُری بدعت

(۲) اچھی بدعت میں موجد و عامل دونوں کے لئے ثواب ہے اور بُری بدعت میں ان دونوں کے لئے گناہ ہے۔

(۳) مَنْ کے عموم سے معلوم ہوا کہ ہر نیک و بد مسلمان کو اچھی رسم ایجاد کرنے کی شرع کی طرف سے اجازت ہے۔ اگر کوئی فاسق فاجر مسلمان کوئی نیک رسم ایجاد کرے تو اُس کے فسق و فجور کی وجہ سے وہ نیک رسم بُری قرار نہیں دی جائے گی۔ جیسا کہ حجاج بن یوسف نے اعراب لگانے کی نیک رسم ایجاد کی تو اس کے فسق و فجور کا اِس نیک رسم پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

(۴) ہر مسلمان ہر دَور میں نیک رسم ایجاد کرنے کا حق رکھتا ہے لہٰذا خیرالقرون یا قرون ثلاثہ کی قید لگانا وہابیہ کی سفاہت کی روشن دلیل ہے۔ سچ ہے ؎ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے

دوسری حدیث

حضور نبی اکرم نور مجسم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔ جس نے ہمارے اس امر میں ایسی ایجاد کی جو اس سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ (مشکوٰۃ)

امام ملا علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

"اس حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ جو شخص اسلام میں ایسی بات پیدا کرے

جس کی سند کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں موجود نہیں ہے نہ ظاہر، نہ خفی، نہ ملفوظ اور نہ مستنبط تو وہ مردود ہے"۔
(مرقاۃ بحوالہ حاشیہ مشکوٰۃ شریف ص۲ جلد اوّل)
(فائدہ) مالیس منہ کی قید سے معلوم ہوا کہ احداث مافی الدین شرعاً محبوب و مستحسن ہے۔

تیسری حدیث

حضور صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں
من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاھا اللہ ورسولہ، کان علیہ من الاثم مثل آثام من عمل بھا لاینقص ذلک من اوزارھم شیئاً"۔ جو کوئی ایسی نئی بات نکالے جو گمراہ کن ہے اور اللہ اور اس کا رسول اُس سے ناراض ہو تو اُس پر اُن لوگوں کے گناہ جتنا گناہ ہے جو اُس پر عمل کریں گے۔ اور خود اُن کے گناہ میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ (مشکوٰۃ شریف ص۳۰ جلد ۱)
(فائدہ) اس حدیث میں ضلالۃ لا یرضاھا اللہ ورسولہٗ کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ بدعت صرف وہی بری ہے جو گمراہ کن ہو اور وہ اللہ اور رسول عزوجل و صلے اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث ہو۔ لہٰذا نیک رسم کو بدعت سیئہ قرار دینا حماقت و ضلالت ہے۔

چوتھی حدیث

حضور صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔
مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَۃً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُھَا مِنَ السُّنَّۃِ۔ کسی قوم نے کوئی بدعت نہیں نکالی مگر اُس کی مثل سنت اٹھا

لی گئی ۔ (مشکوٰۃ شریف صـ۲۸ ج ۱)

(فائدہ) اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بدعت کسی سنت کے منافی ہو کہ اُس کی وجہ سے وہ سنّت اُٹھ جائے وہ شرعاً مذموم ہے اور جو بدعت سنت کی مؤیّد و مقوی ہو وہ ممنوع نہیں۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ بدعت دو قسم کی ہوتی ہیں۔ بدعت حسنہ یعنی جو موافق سنت ہو اور بدعت سیئہ یعنی جو خلاف سنت ہو۔ (حاشیہ مشکوٰۃ شریف)

پانچویں حدیث

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَناً فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ ۔ مسلمان جس چیز کو اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک اچھی ہے (حاشیہ مشکوٰۃ شریف)

(فائدہ) تیجہ، چہلم، برسی، جمعراتی، گیارہویں اور عرس وغیرہا امور کو مسلمانوں کی اکثریت اچھا سمجھتی ہے اِس لئے یہ امور عنداللہ اچھے ہیں۔ ان پر عدم جواز کا فتویٰ عائد کرنا وہابیہ زمانہ کی سفاہت و حماقت کی دلیل ہے۔

علمائے احناف کے ارشادات

امام ابن عابدین شامی حنفی فرماتے ہیں۔ ورنہ بدعت تو کبھی واجب ہوتی ہے مثلاً گمراہ کن فرقوں کی تردید میں دلائل قائم کرنا اور علم نحو جس سے کتاب و سنت کی سمجھ حاصل ہوتی ہے اور

کبھی مستحب ہوتی ہے۔ مثلاً مسافر خانے اور مدرسے بنوانا اور ہر وہ نیک کام جو صدر اوّل میں نہ پایا گیا۔ اور کبھی مکروہ ہوتی ہے۔ مثلاً مسجد کو بے فائدہ آراستہ کرنا اور کبھی مباح ہوتی ہے مثلاً عمدہ عمدہ کھانے، پینے اور پہننے کی چیزیں بنانا۔ یہ مسئلہ اسی طرح امام مناوی نے شرح جامع صغیر میں امام نووی کی کتاب التہذیب سے نقل کیا ہے۔ اور اسی طرح امام برکلی حنفی کی کتاب طریقۂ محمدیہ میں بھی مذکور ہوا ہے۔ (شامی جلد اوّل ص۴۱۴)

اور سیدی عبدالغنی نابلسی حنفی فرماتے ہیں۔" ورنہ فقہائے کرام نے تحقیق فرمائی ہے کہ بعض بدعتیں اچھی اور عنداللہ مقبول ہوتی ہیں مثلاً دینی علوم کی تعلیم و تدوین اور مسجدوں کے مینار اور ہر وہ نیا کام جس میں انہوں نے کوئی دینی مصلحت دیکھی۔ اسے اچھا اور عنداللہ مقبول بتایا" (حدیقہ ندیہ ص۱۳۹ جلد اوّل)

اور یہی بزرگ دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں۔" کتاب شرح الشرعۃ میں کتاب شرح المشارق سے منقول ہے کہ بلاشبہ علمائے امت نے فرمایا۔ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔ بدعت[۱] واجبہ مثلاً بد مذہب لوگوں کے شکوک و شبہات کی تردید میں دلائل جمع کرنا بدعت[۲] مستحبہ مثلاً دینی کتب تصنیف کرنا اور دینی مدارس قائم کرنا۔ بدعت[۳] مباحہ مثلاً خویش و احباب کی مہمانی میں طرح طرح کے کھانوں کی کثرت کرنا۔ بدعت[۴] مکروھہ اور بدعت[۵] محرمہ اور یہ دونوں قسمیں ظاہر ہیں" (حدیقہ ندیہ ص۱۴۵ ج ۱)

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔" جاننا چاہیے کہ جو بات

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئی وہ بدعت ہے۔ پھر جو بدعت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے قواعد و اصول کے مطابق ہو اور اُس پر قیاس کی گئی ہو اُسے بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو بدعت سنّت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہو اُسے بدعت ضلالت کہتے ہیں اور اس حدیث کل بدعۃ ضلالۃ کی کلیت بدعت ضلالت پر محمول ہے اور بعض بدعتیں واجب ہیں مثلاً علم صرف و نحو کا پڑھنا پڑھانا جس سے آیات و احادیث کی سمجھ حاصل ہو۔ کتاب و سنّت کے غرائب کو حفظ کرنا اور علاوہ ازیں وہ تمام نئی باتیں جن پر دین و ملت کی حافظت موقوف ہے اور بعض بدعتیں مستحسن و مستحب ہوتی ہیں۔ مثلاً مسافر خانے اور درسگاہیں بنانا اور بعض بدعتیں مکروہ ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض علماء کے قول پر مسجدوں کو آراستہ کرنا اور بعض بدعتیں مباح ہوتی ہیں۔ مثلاً کھانے پینے کی اچھی اچھی چیزوں میں کشائش پیدا کرنا بشرطیکہ وہ حلال ہوں اور اُن کی وجہ سے تکبر و غرور میں مبتلا نہ ہو اور علاوہ ازیں وہ سب مباح چیزیں جو عہد رسالت میں نہ تھیں مثلاً چھلنی وغیرہ اور بعض بدعتیں حرام ہوتی ہیں مثلاً اہل سنّت وجماعت کے مقابلہ میں اہل باطل کے مذاہب۔ اور جو بدعتیں خلفائے راشدین نے پیدا کی ہیں وہ اگرچہ اس وجہ سے بدعت ہیں کہ وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھیں مگر وہ بدعت حسنہ کی قسم سے ہیں۔ بلکہ وہ حقیقت میں سنت ہیں کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میری سنّت اور میرے خلفائے راشدین

کی سنّت کولازم پکڑو۔" (اشعۃ اللمعات صفحہ ۱۲۵ جلد دوم)

"امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بدعت دو طرح کی ہوتی ہیں۔ بدعت محمودہ اور بدعت مذمومہ۔" (نزھۃ الناظرین ص ۱۲)

شیخ عبدالعزیز فرماتے ہیں۔ "بدعت وہ کام ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد میں موجود نہ تھا۔ اور بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔ بدعت واجبہ۔ بدعت مندوبہ، بدعت محرمہ۔ بدعت مکروھہ اور بدعت مباحہ الیٰ آخرہ۔" (نزھۃ الناظرین ص ۱۲)

اور امام نووی فرماتے ہیں۔ "علمائے کرام نے فرمایا۔ بدعت پانچ قسم پر ہے۔ بدعت واجبہ، بدعت مندوبہ، بدعت محرمہ بدعت مکروھہ اور بدعت مباحہ" (شرح مسلم شریف ص ۳۰۵ جلد اوّل)

الحمد للہ علمائے حق کی ان روشن تصریحات سے معلوم ہوا کہ ہر بدعت مذموم نہیں بلکہ بدعت مذمومہ صرف وہ ہے جو سنّت کے مخالف ہو لہٰذا دیوبندیہ وہابیہ کا متعدد معمولاتِ اہل سنت مثلاً مجلس میلاد قیام میلاد، تیجہ، چہلم، گیارہویں، عرس وغیرہا امورِ خیر کو بدعتِ ضلالت کہنا باطل اور ان کی بے عقلی اور کم علمی کی واضح دلیل ہے۔ یہ امورِ خیر ہرگز ہرگز بدعت ضلالت نہیں بلکہ یہ بدعت مستحبہ ہیں۔ ان امور کی بناء پر بریلوی اہلسنت کو دیوبندیہ کا اہل بدعت کہنا بھی ان کی بے جا ہٹ دھرمی اور بغض و عناد کی دلیل ہے۔

واللہ لا یھدی القوم الظالمین۔

حدیث کل بدعۃ ضلالۃ کی تشریح

کو دھوکہ دینے کے لئے حدیث کل بدعۃ ضلالۃ پیش کرتے ہیں
اور اس کا عام ظاہر معنی مراد لیتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے جلیل القدر
حنفی علماء کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں کلیت
صرف بدعت مذمومہ پر محمول ہے اور یہ عام مخصوص منہ البعض ہے
جیساکہ شیخ عبدالحق کا ارشاد ابھی گزرا۔ اور امام نووی شافعی فرماتے
ہیں۔ وقولہ صلے اللہ علیہ وسلم وکل بدعۃ ضلالۃ ھذا۔ عام مخصوص
والمراد غالب البدع الیٰ اُن قال فاذا عرف ماذکرتہ علم
ان الحدیث من العام المخصوص وکذا ما اشبہہ من الاحادیث
الواردۃ ویؤیّد ما قلناہ قول عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی
التراویح نعمت البدعۃ ولا یمنع من کون الحدیث عاماً مخصوصاً
قولہ کل بدعۃ مؤکداً بکل بل یدخلہ التخصیص مع ذلک کقولہ
تعالیٰ تدمر کل شئ۔ یعنی کل بدعۃ ضلالۃ عام مخصوص منہ البعض ہے
اور مراد غالب بدعات ہیں۔ پھر اقسام بدعت بیان کرنے کے بعد
فرماتے ہیں۔ پس جب آپ بدعت کی پانچ قسمیں جان چکے تو اس
سے معلوم ہوگیا کہ یہ حدیث عام مخصوص ہے اور اسی قسم کی دوسری
حدیثیں بھی عام مخصوص ہیں۔ اور ہمارے اس قول کی تائید حضرت سیدنا
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اُس قول سے بھی ہوتی ہے جو انہوں نے
تراویح کے متعلق فرمایا کہ یہ ایک اچھی بدعت ہے۔ اور اس حدیث
میں لفظ کل تخصیص کے منافی نہیں کیونکہ تخصیص لفظ کل میں بھی پائی
جاتی ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے ارشاد تدمر کل شئ میں تخصیص موجود
ہے۔" (شرح مسلم شریف ص۳۰۵ جلد اوّل)

اور یہی امام حدیث من سنة حسنة کی شرح میں فرماتے ہیں۔ "اس حدیث (مَنْ سن سنة حسنة) سے معلوم ہوا کہ حدیث کل بدعة ضلالة میں تخصیص موجود ہے۔ اور یہاں بدعت سے مراد بدعت قبیحہ و مذمومہ ہے جیسا کہ اس کا مفصل بیان کتاب الجمعة میں گزر چکا ہے۔" (شرح مسلم صـ۲۴۷ ج ۱)

اور امام علی قاری حنفی فرماتے ہیں "کتاب الازھار میں فرمایا۔ حدیث کل بدعة ضلالة میں بدعت سے مراد ہر بری گمراہ کن بدعت ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی رسم جاری کرے اس کے لئے اس کا ثواب ہے اور جو اس پر عمل کرے گا اس کے ثواب جتنا ثواب ہے۔ اور حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم نے قرآن جمع کیا۔ اور حضرت زید نے اسے کتابی صورت دی اور حضرت عثمان کے عہد میں اس کی تجدید کی گئی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم"۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صـ۲۱۶ ج ۱)

اور علامہ عبدالغنی نابلسی فرماتے ہیں۔" کل بدعة ضلالة سے مراد ہر وہ بدعت ہے جو شرع میں بدعت ہے اور شرع میں بدعت صرف وہی بدعت ہے کہ جس میں شرعی طاعت پر کوئی اعانت نہ پائی جائے بوجہ اس کے کہ وہ بدعت بری ہے اور اگر کسی بدعت میں شرعی طاعت پر اعانت پائی جائے تو وہ بدعت شارع کے اذن سے ہو گی۔ اگرچہ شارع کا اذن بطریق اشارہ پایا جائے۔ پس اس قسم کی بدعت، بدعت حسنہ ہو گی۔ پس بدعت حسنہ کل بدعة ضلالة کے تحت نہیں آتی"۔ (حدیقہ ندیہ صـ۱۳۸ جلد اول)

اور یہی امام فرماتے ہیں۔ "کتاب شرح الشرعہ میں فرمایا۔" ہر بری بدعت گمراہ کن ہے" پھر ذرا آگے فرماتے ہیں۔ اور بدعت فی الدین سے مراد ہر وہ بدعت ہے جو صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی راہ و روش کے خلاف ہو بایں طور کہ اگر وہ اس پر اطلاع پاتے تو وہ ضرور اس پر انکار لاتے اور اُسے ناپسند فرماتے پس اس قسم کی بدعت، بدعت ضلالت ہے ورنہ فقہائے کرام نے تحقیق فرمائی ہے کہ بدعت کی بعض قسمیں اچھی ہیں اور عند اللہ مقبول ہیں مثلاً دینی علوم کی تعلیم و تدوین میں مشغول ہونا" (حدیقہ ندیہ ص۱۳۸ جلد ۱)

اور امام جلال الدین سیوطی شافعی فرماتے ہیں "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ تاویل پر محمول ہے۔ اور ہر محدث یعنی بدعت سے مراد وہ بدعت ہے جو اصولِ شرع کے خلاف اور سنّت کے غیر مطابق ہو" (حاشیہ ابن ماجہ)

الحمد للہ ان جلیل القدر بزرگانِ دین و شارحینِ حدیث کی اِن عباراتِ متبرکہ سے معلوم ہوا کہ کل بدعۃ ضلالۃ کا معنی ہے۔ کل بدعۃ قبیحۃ ضلالۃ۔ لہٰذا دیوبندیہ وہابیۂ زمانہ کا اس حدیث کی بنا پر ہر اچھی بدعت کو گمراہی قرار دینا اُن کی کور باطنی اور کم علمی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ مسلمانو! دیوبندی وہابی بدعت کی جو گردان پڑھتے رہتے ہیں۔ یہ ان کی خانہ زاد اور خود ساختہ ہے۔ ان کے کہنے سے امورِ خیر کو ہرگز ہرگز ترک نہ کریں۔

ع کارِ ما نصیحت بود کردیم

تائیدِ مزید اب ہم چند بدعاتِ حسنہ پیش کرتے ہیں۔ جو عہدِ صحابۂ کرام

رضوان اللہ علیہم اجمعین میں پیدا ہوئیں اور اُن کے حسن ہونے کی تصریحات جلیل القدر صحابۂ کرام نے خود فرمائیں وباللہ التوفیق۔

جمع القرآن بخاری شریف میں مذکورہ ہے کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قاری شہید ہوگئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر لڑائیوں میں اسی طرح قاری شہید ہوتے رہے تو قرآن کا بیشتر حصہ ضائع ہو جائے گا۔ سو میری رائے یہ ہے کہ قرآن کو اکتابی صورت میں جمع کر دیا جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سُن کر فرمایا۔ کَیْفَ اَفْعَلُ شَیْئًا لَمْ یَفْعَلْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ میں وہ کام کیسے کروں جو رسول اللہ نے نہیں کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ ھُوَ اللّٰہِ خَیْرٌ ۔ اللہ کی قسم یہ کام اچھا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے رہے۔ اور انہیں جمع قرآن کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ حتیٰ کہ حضرت صدیق رضی اللہ نے فرمایا شَرَحَ اللّٰہُ لِذٰلِکَ صَدْرِیْ فَرَاَیْتُ الَّذِیْ رَاٰی عُمَرُ ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا تو میں نے عمر کی رائے کو اپنایا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ آپ عقلمند جوان ہیں اور ہم آپ کو متہم نہیں سمجھتے اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی وحی لکھتے رہے۔ اس لئے آپ قرآن تلاش کریں اور اُسے یکجا کر دیں۔ یہ سن کر حضرت زیدؓ نے فرمایا۔ کَیْفَ تَفْعَلَانِ شَیْئًا لَمْ یَفْعَلْہُ النَّبِیُّ صلے اللہ علیہ وسلم۔ بھلا آپ وہ کام

کیوں کر کرنے لگے ہیں۔ جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ھُوَ وَاللّٰہِ خَیْرٌ۔ اللہ کی قسم یہ کام اچھا ہے۔ حضرت زید نے بالآخر فرمایا فَلَمْ اَزَلْ اُرَاجِعُہٗ حَتّٰی شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرِیْ لِلَّذِیْ شَرَحَ لَہٗ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ۔ میں اس بارہ میں بار بار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا تو میں نے صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کی رائے کو اپنا لیا۔ (تاریخ الخلفاء صـ۶۴)

جماعت تراویح حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری ایک رات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف نکلے۔ دیکھا کہ لوگ تراویح کی نماز متفرق طور پر پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اِنِّیْ لَوْ جَمَعْتُ ھٰؤُلَاءِ عَلٰی قَارِیٍٔ وَّاحِدٍ لَکَانَ اَمْثَلَ۔ اگر میں ان لوگوں کو ایک قاری پر جمع کر دوں تو یہ بات زیادہ اچھی ہوگی۔ پھر آپ نے اس کام کا پختہ ارادہ فرمایا اور انہیں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھنے پر جمع کر دیا۔ دوسری رات حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے تو دیکھا کہ لوگ ایک امام کی اقتداء میں تراویح پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر فرمایا نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ۔ یہ بدعت کتنی اچھی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صـ۱۰۵)

مسجد نبوی کی تعمیرِ نو جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی

شریف کو نئے سرے سے شاندار طریقہ پر تعمیر کرنے کا مشورہ کیا تو
بعض لوگوں نے اس نئی بات کو ناپسند کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
نے فرمایا اِنَّکُمْ اَکْثَرْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمْ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّۃِ۔ تم نے
"ردّ و کد" میں بہت کثرت کی ہے۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ
اُس کے لئے اُس کی بنائی ہوئی مسجد جیسی عمارت جنت میں تعمیر فرماتا ہے پھر آپ نے
مسجد شہید کرائی اور اُسے عالیشان تعمیر فرمایا۔ (بخاری شریف صہ ۶۴)

الحمد للہ ان احادیث سے روزِ روشن سے زیادہ روشن ہوا کہ
جو کام فی نفسہٖ اچھا ہو وہ محض اس وجہ سے ناجائز نہیں ہو گا کہ وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ سعید میں نہیں کیا گیا۔ بلکہ
مقصود شریعت سے موافقت رکھنے والے تمام وہ امورِ خیر جو خیر القرون
یا قرون ثلاثہ یا قرون سلف صالحین میں نہیں کیے گئے مستحب و مستحسن قرار
دیئے جائیں گے جیسا کہ حضرت فاروق اعظم، حضرت صدیق اکبر اور
حضرت زید رضی اللہ عنہم نے قرآن جمع کرنے کو اچھا قرار دیا۔ اگرچہ حضور
کے زمانے میں قرآن کو کتابی شکل میں جمع نہیں کیا گیا تھا۔ اور حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت کو بدعت حسنہ
فرمایا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی نئی شاندار تعمیر کو
مستحسن سمجھا و لہذا سیدنا غوث اعظم کی گیارہویں شریف، تیجہ، چہلم
برسی، سالیانہ، ششماہی کے ختمات۔ جشنِ میلاد شریف۔ قیام میلاد شریف
مولود خوانی وغیرہا امورِ خیر قطعاً یقیناً مستحسن و مستحب ہیں۔ اگرچہ موجودہ

ہیئت کذائیہ سے یہ کام خیر القرون یا قرون ثلاثہ میں نہیں کئے گئے۔ ان امور خیر کو بدعت وناجائز کہنا اور ہر بدعت کو خواہ وہ فی نفسہا کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو۔ ضلالت اور گمراہی قرار دینا بدمذہب لوگوں کی جہالت وضلالت و سفاہت کی روشن دلیل ہے۔ اہل سنّت وہابیۂ زمانہ کی گمراہ کن باتوں پر ہرگز ہرگز کان نہ دھریں اور امور خیر کو ترک کرکے ثواب عظیم سے محروم نہ رہیں۔ واللہ یھدی من یشآء الیٰ صراط مستقیم

بدعات وہابیہ

دیوبندی وہابی بدعت کی گردان پڑھتے رہتے ہیں اور سواد اعظم بریلوی اہل سنّت کو اہل بدعت کہہ کر پکارتے ہیں لیکن بہت سی بدعات پر یہ لوگ خود بھی سختی سے پابند ہیں۔ چنانچہ ہم چند بدعات کا ذکر کرتے ہیں۔ (۱) رمضان میں باجماعت نماز تراویح (۲) مسجدوں کو پختہ عالیشان بنانا۔ جمعہ کی دو آذانیں۔ ایک شہر میں دو جگہ نماز عید پڑھنا قرآن مجید کو چھاپنا۔ اُس کا عجمی زبانوں میں ترجمہ کرنا۔ الفاظِ قرآن پر اعراب لگانا۔ خطبہ جمعہ میں آیت احسان پڑھنا۔ بخاری شریف کا ختم مسجد کے محراب و مینار بنانا۔ علم صرف ونحو ومنطق واصول پڑھنا پڑھانا وغیرہ

مقام غور

ہے کہ اگر دیوبندی لوگ ان بدعات کو بجالانے کے باوجود اہل بدعت نہیں تو پھر بریلوی اہل سنت گیارہویں تیجہ اور چہلم وغیرہ ایصال ثواب کرنے کی وجہ سے کیوں اہل بدعت گردانے جاتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ سنّی بریلوی اہل بدعت نہیں ہیں بلکہ حقیقی سنّی ہیں۔ ان پر اہل بدعت کا بہتان لگانا بداھتہً غلط ہے۔ وھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ھذہ الرسالتہ تقبلھا اللہ تعالیٰ۔

۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۱ھ

انجمن احباب اہل سنّت کے مرکزی عہدہ دار

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ بمطابق ۲۰ جون ۱۹۸۴ء بروز بدھ بعد از نماز ظہر مرکزی جامع مسجد سہنسہ میں انجمن احباب اہل سنت کی تیسری پیش کش "بے نماز کا انجام" کی تقریب رونمائی کے موقع پر انجمن کے مرکزی عہدہ داران کے انتخابات کا اعلان کیا گیا جس کے مطابق ایک سال کے لئے انجمن کے عہدہ داران حسب ذیل ہیں

سرپرست۔ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب نیریاں شریف
نائب سرپرست:۔ جناب چن پیر شاہ صاحب سہر منڈی
صدر مجلس مشاورت:۔ سید فضیلت حسین شاہ صاحب بیور
ناظم اعلیٰ:۔ ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری سہنسہ
مرکزی نائب ناظم:۔ مولانا عبدالمجید صاحب ہاشمی کٹھاڑ
نائب ناظمین:۔ ۱۔ مولانا عبدالحمید قادری کھوئی رٹہ (۲) مولانا غلام رسول صاحب عارف القادری ۔ سمور ۔ ڈڈیال (۳) ہیڈ ماسٹر محمد حنیف صاحب ہاشمی بیور ۔ (۴) صوفی محمود احمد صاحب گلپور (۵) حاجی صلاح الدین صاحب کلہ سیداں۔ ناظم نشر و اشاعت:۔ حاجی محمد سلیمان صاحب گلجور
نائب ناظم نشر و اشاعت:۔ چوہدری محمد عارف صاحب گلجور
جنرل سیکرٹری:۔ صاحبزادہ ابرار حسین شاہ صاحب چپلاڑ ۔ جوائنٹ سیکرٹری ماسٹر ولایت حسین صاحب سہنسہ ۔ خازن ۔ حاجی فضل الرحمٰن صاحب کوٹلہ
نیز تیس کارکنان اور دس ممبران مجلس مشاورت کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا
نوٹ:۔ انجمن کے جملہ ممبران سے ہر قسم کا تعاون جاری رکھنے کی درخواست ہے
الداعی الی الخیر:۔ ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری بانی انجمن احباب اہل سنت سہنسہ آزاد کشمیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ الآیة ۔ (پ۴ رکوع ۷)

اور تمہارے اندر ایک جماعت ہونی چاہیے جو بھلائی کے کاموں کی دعوت دے

سُنّی بریلوی مسلک کی تنظیم

انجمن احباب اہل سنّت

سہنسہ ضلع کوٹلی ۔ آزاد کشمیر

سنی احباب جانتے ہیں کہ مخالفین اہلسنّت اپنے باطل نظریات و عقائد سواد اعظم اہلسنت میں پھیلانے اور انہیں جادۂ حق سے بھٹکانے کے لئے جگہ جگہ مفت لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں ۔ اگر آپ کو اپنے مسلک کے تحفظ اور اپنے عقائدِ حقہ کی ترویج و تبسیط کا احساس ہے تو پھر انجمن احباب اہل سنّت کی ممبر شپ اختیار فرمائیں ۔

ہر سنی بریلوی مسلمان مرد ہو یا عورت ۔ بچہ ہو یا جوان انجمن ہذا کا ممبر بن سکتا ہے ۔ بشرطیکہ وہ باقاعدگی سے ماہوار دو روپے چندہ ادا کرے اس چندہ سے کتب شائع کرا کر مفت تقسیم کرنا انجمن ہذا کا بنیادی مقصد ہے

الداعی الی الخیر :۔ ناظم انجمن احباب اہلسنّت سہنسہ ضلع کوٹلی ۔ آزاد کشمیر

(ایس ٹی پرنٹرز گوالمنڈی راولپنڈی)